[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 6.S.C.R

ازعدالت عظمی

یونین آف انڈیا

بنام

مہتھونگ کیتھن اور دیگران

18 ستمبر 1996

[اے ایم احمدی، چیف جسٹس۔ اور سجا تا۔ وی۔ منوہر، جسٹسز]

ملازمت قانون:

بھارتیہ ایڈمنسٹریٹو سروس (کیڈر) قواعد – قاعدہ 5

کیڈر رالاٹمنٹ – اندرونی خالی جگہ – اندرونی کی عدم دستیابی – آگے لے جائیں – اجازت – پالیسی کی تاریخ 30.7.1984 کم از کم 66.2/3% براہ راست بھرتی شدہ افسران متعلقہ ریاست سے باہر – منعقد 66.2/3% کی حد عائد نہیں کی گئی – لہذا، کسی اصول کی عدم موجودگی میں، اندرونی خالی جگہ کو اندرونی کی عدم دستیابی کی وجہ سے باہر سے پر کرنا اگلے سال میں بیرونی خالی جگہ میں اندرونی جگہ کو ایڈجسٹ کرنے کی بنیاد نہیں ہے۔

مدعاعلیہ نمبر 1 کو بھارتیہ ایڈمنسٹریٹو سروس میں مقرر کیا گیا تھا اور اسے اس کی آبائی ریاست سے مختلف ریاست میں مختص کیا گیا تھا۔ دو نشستیں تھیں جو مدعاعلیہ نمبر 1 کی آبائی ریاست کے لیے دستیاب تھیں۔ تاہم، یہ دونوں نشستیں اپیل کنندہ یونین کی ایک پالیسی کے تحت 30 نکاتی فہرست کے مطابق بیرونی لوگوں کے لیے مختص کی گئی تھیں جس میں براہ راست بھرتی کے کوٹے میں "بیرونی" عنصر کو بڑھا کر 66.2/3% کر دیا گیا تھا۔ مدعاعلیہ نمبر 1 نے مرکزی انتظامی ٹریبونل کے سامنے اپنے مختصی کو چیلنج کیا جس نے اپیل کنندہ کو ہدایت کی کہ وہ مدعاعلیہ نمبر 1 کو اس کی موجودہ ریاست سے اس کی آبائی ریاست میں منتقل کرنے پر غور کرے۔ اپیل کنندہ یونین نے ناراض ہو کر موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

مدعاعلیہ نمبر 1 کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ پچھلے بیچ میں جب خالی جگہ کسی اندرونی شخص کے لیے تھی کیونکہ کوئی اندرونی شخص دستیاب نہیں تھا، تو خالی جگہ پر کسی بیرونی شخص کا قبضہ تھا۔ اور اس مدعاعلیہ نمبر 1 کو اگلے سال میں اس کے بیچ کے لیے دستیاب فہرست نکاتی میں سے ایک کے لیے سمجھا جانا چاہیے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1.1: 30.7.1984 کی پالیسی کی روشنی میں ایک مسلسل 30 نکاتی فہرست فراہم کی گئی تھی۔فہرست اس سلسلہ چکر کی پیروی کرتی ہے،" بیرونی، اندرونی، بیرونی، بیرونی، اندرونی، بیرونی"۔کسی بھی سال میں فہرست اس مقام سے شروع ہوتی ہے جہاں پچھلے سال فہرست ختم ہوئی تھی۔مدعا علیہ نمبر 1 کی آبائی ریاست کے لیے ریاستی کیڈر کے معاملے میں اس کے بیچ کو مختص کرنے کے لیے دو آسامیاں تھیں۔ 30 نکاتی فہرست کے مطابق، یہ دونوں آسامیاں باہر کے لوگوں کے لیے تھیں۔لہذا پہلا مدعا علیہ، "اندرونی" ہونے کے ناطے، دونوں خالی آسامیوں میں سے کسی کے لیے بھی اہل نہیں تھا۔اس لیے اسے ایک مختلف ریاست میں تفویض کیا گیا۔[489–بی–ڈی]

1.2۔ایسا کوئی قاعدہ نہیں ہے جس میں "اندرونی" خالی آسامیوں کو لے جانے کا التزام ہوا گر وہ اندرونی امیدواروں کی عدم دستیابی کی وجہ سے نہیں بھرے جاتے ہیں۔اندرونی خالی آسامیوں کو آگے لے جانے کے لیے اس طرح کے کسی اصول کی عدم موجودگی میں، جواب دہندہ نمبر 1 کو ان خالی آسامیوں میں ایڈجسٹ کرنا ممکن نہیں ہے جو متعلقہ فہرست نکاتی کے طور پر باہر والوں کے لیے مختص ہیں۔[489–ای–ایف]

یونین آف انڈیا اینڈ دیگر بنام راجیو یادو، ایل اے ایس اینڈ دیگر [1994] 6 ایس سی سی 38، پر انحصار کیا۔

.2 یہ فہرست براہ راست بھرتی کے کوٹے میں باہر کے لوگوں کو بڑھانے کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی گئی ہے۔اس پالیسی کے لیے ضروری ہے کہ براہ راست بھرتی کیے جانے والے افسران میں سے کم از کم 66.2/3 فیصد متعلقہ ریاست سے باہر کے ہوں۔یہ 66.2/3% کی حد عائد نہیں کرتا ہے۔[A– 490،H–489 –A]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 12310 آف 1996 وغیرہ۔

1992 کے او اے نمبر 1064–سی ایچ میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، چندی گڑھ کے مورخہ 23.12.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

وی آر ریڈی، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، کے این شکلا، (میسر ششی کرن) محترمہ انیل کٹیار کی طرف سے اور سی وی ایس راؤ اپیل کنندہ کی طرف سے۔

سی اے نمبر 12310 / 96 میں مدعا علیہ کے لیے پنکج کالرا اور بی کے شرما

سی اے نمبر 12325 / 96 میں جواب دہندہ کے لیے راجیو کے سنگھ

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

میسر سجا تاوی منوہر، جسٹس دونوں خصوصی اجازت کی درخواستوں میں اجازت دی گئی۔

دیوانی اپیل نمبر 12310 / 96 (CSLP) نمبر 13705 / 95

جواب دہندہ نمبر 1 سال 1985 میں یونین پبلک سروس کمیشن کے زیر اہتمام سول سروس کے امتحان میں حاضر ہوا۔ انہیں 1986 کے بیچ میں بھارتیہ ایڈمنسٹریٹو سروس میں تقرری کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ نمبر 1 کی آبائی ریاست ناگالینڈ ہے اور اس نے اپنے آبائی ریاستی کیڈر کو مختص کرنے کے لیے اپنی ترجیح دی۔ ناگالینڈ کو مختص کرنے کے لیے دو نشستیں دستیاب تھیں۔ یہ دونوں نشستیں 30 نکاتی فہرست کے مطابق باہر کے لوگوں کے لیے مختص کی گئی تھیں۔ اس لیے پہلا مدعا علیہ ریاست ہریانہ کو مختص کیا گیا۔ وہ سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے چندی گڑھ بنچ کے سامنے درخواست دائر کر کے اس الاٹمنٹ کو چیلنج کرتا ہے۔ ٹریبونل نے درخواست کی اجازت دے دی ہے اور اپیل کنندہ یونین آف بھارت کو حکم دیا ہے کہ وہ حکم میں بتائے گئے طریقے سے مدعا علیہ نمبر 1 کو ہریانہ کیڈر سے ناگالینڈ کیڈر میں منتقل کرنے پر غور کرے۔ موجودہ اپیل ٹریبونل کے حکم سے ہے۔

کیڈر قواعد کے قاعدہ 5 کے تحت یہ درج ذیل فراہم کیا گیا ہے:

".5 مختلف کیڈروں میں اراکین کی تقسیم 5(1)۔ مختلف کیڈروں کے لیے کیڈر افسران کی تقسیم مرکزی حکومت ریاستی حکومت یا متعلقہ ریاستی حکومت کی مشاورت سے کرے گی۔

5(2)—مرکزی حکومت، متعلقہ ریاستی حکومت کی رضامندی سے ایک کیڈر افسر کو ایک کیڈر سے دوسرے کیڈر میں منتقل کر سکتی ہے۔

قاعدہ 5 کی تشریح اس عدالت نے یونین آف بھارت اور دیگر بنام راجیو یادو، ایل اے ایس اور دیگر [1994] 6 ایس سی سی 38 کے معاملے میں کی تھی۔ اس نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ ایک منتخب امیدوار کو آئی اے ایس میں تقرری کے لیے زیر غور آنے کا حق ہے لیکن اسے اپنی پسند کے کیڈر یا اپنی آبائی ریاست کو مختص کیے جانے کا ایسا کوئی حق نہیں ہے۔ کیڈر کی الاٹمنٹ سروس کا ایک واقعہ ہے؛ اور آل انڈیا سروس کا ایک رکن بھارت کے کسی بھی حصے میں خدمات انجام دینے کا ذمہ دار ہے۔ اس لیے مدعا علیہ نمبر 1 کو اپنی پسند کے کیڈر کے لیے مختص کیے جانے کا کوئی حق نہیں تھا۔

حکومت بھارت، محکمہ عملہ اور تربیت کی طرف سے تمام ریاستوں کے چیف سکریٹریوں کو 30 جولائی 1984 کے ایک خط کے ذریعے بتائے گئے ایک پالیسی فیصلے کے تحت، یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس میں بیان کردہ مختلف وجوہات کی بنا پر، ریاستی کیڈر میں مناسب توازن قائم کرنے کے لیے، براہ راست بھرتی کے کوٹے میں "بیرونی" عنصر کو بڑھا کر 66.2/3 فیصد یا تناسب 2 کر دیا گیا 1: جیسا کہ 1 کی جگہ باہر والوں اور اندرونی لوگوں کے درمیان .1: خط میں لکھا ہے :

" سول سروس امتحان کی بنیاد پر آئی اے ایس اور آئی پی ایس میں مقرر کردہ امیدواروں کو مختص کرنے کے وقت اس بات کو یقینی بناتے ہوئے اس فیصلے کو نافذ کرنے کی تجویز ہے کہ کم از کم 66.2/3% افسران متعلقہ ریاست سے باہر کے ہوں۔

(ہماری طرف زور دینا)

اس پالیسی کی روشنی میں 1983 میں ہونے والے امتحان سے ایک مسلسل 30 نکاتی فہرست فراہم کی گئی تھی۔ فہرست اس سلسلہ کی پیروی کرتی ہے،" بیرونی، اندرونی، بیرونی، بیرونی، اندرونی، بیرونی "۔ کسی بھی سال میں فہرست اس مقام سے شروع ہوتی ہے جہاں پچھلے سال فہرست ختم ہوئی تھی۔ ریاست ناگالینڈ کے ریاستی کیڈر کے معاملے میں اس بیچ کو مختص کرنے کے لیے دو آسامیاں تھیں جس نے سال 1985 میں امتحان پاس کیا تھا۔ 30 نکاتی فہرست کے مطابق، یہ دونوں آسامیاں باہر کے لوگوں کے لیے تھیں۔ لہذا پہلا مدعا علیہ، جس کا تعلق ریاست ناگالینڈ سے تھا، " اندرونی " ہونے کی وجہ سے ریاست ہریانہ کو الاٹ کی گئی دو خالی آسامیوں میں سے کسی کے بھی اہل نہیں تھا۔

پہلے مدعا علیہ نے دعوی کیا ہے کہ 1984 میں امتحان پاس کرنے والے بیچ میں، جب خالی جگہ کسی اندرونی شخص کے لیے تھی، کوئی اندرونی شخص دستیاب نہیں تھا اور خالی جگہ پر کسی بیرونی شخص نے قبضہ کر لیا تھا۔ اس لیے انہیں 1985 کے بیچ کے لیے دستیاب روسٹر پوائنٹس میں سے ایک کے لیے غور کیا جانا چاہیے۔ تاہم، ہمیں کوئی قاعدہ نہیں دکھایا گیا ہے جو" اندرونی " خالی آسامیوں کو لے جانے کے لیے فراہم کرتا ہے اگر وہ اندرونی امیدواروں کی عدم دستیابی کی وجہ سے نہیں بھرے جاتے ہیں۔ اندرونی خالی آسامیوں کو آگے بڑھانے کے لیے اس طرح کے کسی اصول کی عدم موجودگی میں، ہم یہ نہیں دیکھتے کہ پہلے مدعا علیہ کو ان خالی آسامیوں میں کیسے جگہ دی جا سکتی ہے جو متعلقہ روسٹر پوائنٹس کے مطابق باہر والوں کے لیے مختص کی گئی ہیں۔

30 جولائی 1984 کے پالیسی بیان میں اس حقیقت کا حوالہ دیا گیا تھا کہ ریاستی سروس کے افسران جو I.A.S/I.P.S میں ترقی پاتے ہیں ان کی عمر 40 سے 50 سال کے درمیان ہوتی ہے اور اس آخری مرحلے میں، ان کی کسی دوسرے ریاستی کیڈر میں منتقلی اہلکاروں اور ایڈجسٹمنٹ کے انتظامی مسائل کو جنم دے سکتی ہے۔ لہذا، ریاستی کیڈر میں بیرونی اور اندرونی توازن کو بحال کرنے کے لیے، یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ براہ راست بھرتی کے کوٹے میں بیرونی عنصر کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس تناظر میں" اندرونی " آسامیوں کو آگے بڑھانے کے حوالے سے پہلے مدعا علیہ دلیل کو قبول کرنا مشکل ہے۔ یہ فہرست براہ راست بھرتی کے کوٹے میں باہر کے لوگوں کو بڑھانے کی اس ضرورت کو ذہن میں رکھتے ہوئے تیار کی گئی ہے۔ پالیسی کے لیے ضروری ہے کہ کم از کم 66.2/3 افسر جو براہ راست بھرتی کیے جاتے ہیں وہ متعلقہ ریاست سے باہر کے ہوں۔ یہ 66.2/3% کی حد عائد نہیں کرتا ہے۔ اس لیے ٹریبونل کا فہرست کے مطابق اس پالیسی کے نفاذ میں خلل ڈالنا درست نہیں تھا۔

لہذا، اخراجات کے ساتھ اپیل کی اجازت ہے۔ ٹریبونل کا حکم خارج کر دیا جاتا ہے اور پہلے مدعا علیہ کی درخواست مسترد کر دی جاتی ہے۔

مذکورہ فیصلے کے پیش نظر، دیوانی اپیل نمبر 12325 / 96 (CSLP)) نمبر 21429 / 93) کی بھی لاگت کے ساتھ اجازت ہے

کیونکہ حقائق مذکورہ دیوانی اپیل کے حقائق سے ملتے جلتے ہیں۔

وی ایس ایس

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document